صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 22 جولائی 2016ء

روزنامہ
الفضل
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

جمعہ 22 جولائی 2016ء 17 شوال 1437 ہجری 22 وفا 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 165

میں چاہتا ہوں......

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔

(صحیح بخاری کتاب الجهاد باب تمنی الشهادة حديث نمبر 2588)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فتح مکہ کے بعد حنین کا معرکہ پیش آیا۔ حنین کی گھاٹیوں میں چھپے ہوئے تیرانداز مسلمان مجاہدین کی نقل وحرکت دیکھ رہے تھے۔ حضرت زبیرؓ بن العوام کی بہادری اتنی زبان زد عام اور ضرب المثل تھی کہ کمین گاہوں میں چھپے ہوئے دشمنوں پر جب آپ نے حملے کا ارادہ کیا تو دشمنوں میں سے ایک شخص نے آپ کو پہچان لیا۔ وہ بے اختیار اپنے ساتھیوں کو پکار کر کہنے لگا۔ لات وعُزّیٰ کی قسم یہ طویل القامت شہ سوار یقیناً زبیر ہے۔ اس کا حملہ بڑا خطرناک ہوتا ہے تیار ہو جاؤ۔ اس اعلان کی دیر تھی کہ حضرت زبیرؓ پر ایک دستے نے تیروں کی بوچھاڑ کردی۔ حضرت زبیرؓ نے نہایت جرأت اور دانشمندی کے ساتھ اس حملے کا مقابلہ کیا اور یہ گھاٹی دشمنوں سے بالکل خالی کروا کر دم لیا۔

جنگ یرموک میں دورانِ جنگ ایک دفعہ چند نوجوانوں نے حضرت زبیرؓ سے کہا کہ اگر آپ دشمن کے قلب لشکر میں گھس کر حملہ کریں تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ حضرت زبیرؓ فرمانے لگے تم میرا ساتھ نہیں دے سکتے مگر جب ان سب نوجوانوں نے اصرار کیا تو آپؓ نے ان نوجوان بہادروں کے دستے کو ساتھ لیا اور دشمن کے قلب لشکر پر حملہ کر دیا۔ رومی فوج کے قلب کو چیرتے ہوئے تنہا لشکر کے اس پار نکل گئے تمام ساتھی پیچھے رہ گئے تھے پھر آپؓ حملہ کرتے ہوئے واپس لوٹے تو رومیوں نے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور گھیرا ڈال کر ہر طرف سے آپ پر حملہ آور ہو گئے اور سخت زخمی کر دیا۔ آپ کی گردن پر تلواروں کے اتنے کاری زخم آئے کہ اچھے ہونے کے بعد بھی اس میں گڑھے باقی رہ گئے۔

حضرت عروہؒ کہا کرتے تھے حضرت زبیرؓ کی پشت پر بدر کے زخم کے بعد یرموک کے زخم کا گڑھا تھا جس میں انگلیاں داخل کر کے میں بچپن میں کھیلا کرتا تھا۔ (ابن سعد جلد3 ص 104)

موصل کے ایک بزرگ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں میں حضرت زبیرؓ کے ہمراہ تھا انہیں غسل کی ضرورت پیش آئی۔ میں نے ان کے لئے پردہ کیا میری نظر ان کے جسم پر پڑی تو وہ تلواروں کے نشانوں سے جگہ جگہ کٹا ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ ایسے زخموں کے نشان میں نے کسی شخص پر نہیں دیکھے انہوں نے فرمایا ان میں سے ہر زخم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خدا کی راہ میں لگا۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب زبیرؓ)

حضرت عمرؓ نے حضرت زبیرؓ کی ذہانت وفراست اور آپ کی خدمات کے باعث انتخاب خلافت کمیٹی میں آپ کا بھی نام مقرر فرمایا تھا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں حضرت زبیرؓ بڑھاپے کی عمر میں داخل ہو چکے تھے، اس لئے خاموشی سے باقی زندگی بسر کردی۔ حضرت عثمانؓ آپؓ پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ ایک بار حضرت عثمانؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جہاں تک میرا علم ہے وہ سب سے بہتر ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بہت زیادہ پیارے تھے۔ (مجمع الزوائد جلد 9ص 150)

ایک دفعہ آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا کہ دیگر صحابہ کی طرح کثرت سے احادیث کیوں بیان نہیں کرتے فرمایا جب سے اسلام لایا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تنبیہ سے ڈرتا ہوں۔ کہ ”جس نے میری طرف غلط بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔“ (مسلم كتاب الفضائل باب فضائل طلحه)

نماز اصل میں دعا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے، کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 130 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر وتوسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 25 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مَد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

پبلشر وپرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبات امام وقت

سوال وجواب کی شکل میں

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبہ جمعہ 17 جون 2016ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کا آغاز کس آیت کی تلاوت سے فرمایا؟

ج: ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔ (البقرۃ:187)

س: حضور انور نے رمضان المبارک اور قبولیت دعا کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اس آیت میں روزہ رکھنے کے حکم، اس کی شرائط اور اس سے متعلق احکامات کی آیات کے قریباً بیچ میں رکھ کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان اور دعاؤں کی قبولیت کے خاص تعلق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس تعلق کو یوں بیان فرمایا کہ روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ذریعہ ہے ویسا ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ پس صرف رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کی وجہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ اسے تقویٰ سیکھنے، تقویٰ کی زندگی بسر کرنے اور قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنانے کی کوشش نہ کی جائے اور جب یہ صورت ہو گی تو اللہ تعالیٰ سے رمضان میں پیدا کیا ہوا تعلق صرف رمضان تک محدود نہیں ہو گا بلکہ مستقل تبدیلی کے اثرات ظاہر ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ بیشک اپنے بندوں کے سوال کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ میں قریب ہوں میں اپنے بندے کی دعاؤں کو سنتا ہوں اور اس مہینہ میں خاص طور پر تمہارے قریب آ گیا ہوں مجھے پکارو لیکن اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے مجھے پکارنے سے پہلے ان شرائط پر عمل کرنا ہو گا کہ میری سنو، میرے احکامات پر عمل کرو۔ یہ شرط ہے اور میری تمام طاقتوں پر کامل یقین اور ایمان رکھو۔

س: دعاؤں کی قبولیت کے لئے تقویٰ کی شرط ہے اس حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے (قبولیت دعا کے لئے) کیا شرائط رکھی ہیں فرمایا کہ پہلی بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں۔ تقویٰ پیدا ہو خدا سے ڈریں خدا کا خوف ہو تو پھر اللہ تعالیٰ آواز سنتا ہے۔ دوسری بات کہ مجھ پر ایمان لائیں۔ کیسا ایمان؟ اس بات پر ایمان کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے قبولیت دعا کے لئے کیا اصول بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! دعا کا اصول یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا دیکھو بچے کس قدر اپنی ماؤں کو پیارے ہوتے ہیں اور وہ چاہتی ہے کہ ان کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچے لیکن اگر بچے بے ہودہ طور پر اصرار کریں اور رو کر تیز چاقو یا آگ کا روشن اور چمکتا ہوا انگارہ مانگیں تو کیا ماں باوجود سچی محبت اور حقیقی دل سوزی کے کبھی گوارا کرے گی کہ اس کا بچہ آگ کا انگارہ لے کر ہاتھ جلا لے یا چاقو کی تیز دھار پر ہاتھ مار کر ہاتھ کاٹ لے؟ ہر گز نہیں۔ اسی اصول سے اجابت دعا کا اصول سمجھ سکتے ہیں فرمایا کہ میں خود اس امر میں ایک تجربہ رکھتا ہوں کہ جب دعا میں کوئی جز و مضر ہوتا ہے تو وہ دعا ہر گز قبول نہیں ہوتی۔ یہ بات خوب سمجھ میں آ سکتی ہے کہ ہمارا علم یقینی اور صحیح نہیں۔ بہت سے کام ہم نہایت خوشی سے مبارک سمجھ کر کرتے ہیں اور اپنے خیال میں اس کا نتیجہ مبارک ہی خیال کرتے ہیں۔ مگر انجام کار وہ ایک غم اور مصیبت ہو کر چمٹ جاتا ہے۔ پس ایسی دعائیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے مگر مضر دعاؤں کو بصورت ردّ قبول فرما لیتا ہے۔ (بعض جن میں فائدہ ہے وہ اسی طرح قبول کرتا ہے جن میں نقصان ہوتا ہے انسان کا ان کو ردّ کر دیتا ہے قبول نہیں فرماتا ہے اور یہی اس کی قبولیت ہے)

س: دعا کے ہوتے ہوئے اسباب کی کیا ضرورت ہے؟

ج: فرمایا! یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ (اگر اعمال نہیں اور صرف دعا ہے تو وہ دعا نہیں اللہ تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے) اس لیے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ (اصلاح ہوتی ہے اس کے لئے بعض سبب موجود ہونے چاہئیں) وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ اس مقام پر ذرا خاص غور کریں جو کہتے ہیں کہ جب دعا ہوئی تو اسباب کی کیا ضرورت ہے۔ (دعا ہو گئی اس لئے اسباب کی کوئی ضرورت نہیں ہے) وہ نادان سوچیں کہ دعا بجائے خود ایک مخفی سبب ہے (دعا بھی تو کسی کام کے کرنے کے لئے ایک چھپا ہوا سبب ہے) جو دوسرے اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔

س: قبولیت دعا کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب ہے اور بے قرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آ جاتا ہے حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے۔ بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی فوراً دودھ اتر آیا جیسے بچے کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔

س: قبولیت دعا کے لئے ظاہری اسباب کو اختیار کرنے کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! قانون قدرت میں قبولیت دعا کی نظیریں موجود ہیں اور ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ زندہ نمونے بھیجتا ہے۔ اللہ نے سورۃ فاتحہ میں دعا تعلیم فرمائی ہے۔ کہ ”ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا“ اس دعا سے پایا جاتا ہے کہ ہمارے اعمال کو اکمل اور اتم کر۔ بظاہر تو اشارۃ النص کے طور پر اس سے دعا کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس کے سر پر ”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں“ بتا رہا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں یعنی صراطِ مستقیم کے منازل کے لئے قوائے سلیم سے کام لے کر استعانت الٰہی کو مانگنا چاہئے۔ پس ظاہری اسباب کی رعایت ضروری ہے جو اس کو چھوڑتا ہے وہ کافر نعمت ہے۔

س: اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا اس خیال کو حضرت مسیح موعود نے کیسے رد فرمایا؟

ج: فرمایا! بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا بالکل غلط اور باطل ہے جھوٹ ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کرنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر فضل کیا ہے۔ فرمایا خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آ جاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے اندر عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔

س: قبولیت دعا کے سلسلہ میں جوش کے حصول کے لئے کیا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! دعا کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنے ضعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طور پر دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہو گا۔ جیسے انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور دکھ یا تنگی محسوس کرتا ہے تو بڑے زور کے ساتھ پکارتا اور چلاتا ہے اور دوسرے سے مدد مانگتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ اپنی کمزوریوں اور لغزشوں پر غور کرے گا اور اپنے آپ کو ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا تو اس کی روح پورے جوش اور درد سے بے قرار ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے گی اور چلائے گی اور یا رب یا رب کہہ کر پکارے گی۔

س: نماز کی اصلی غرض کیا ہے؟

ج: فرمایا! نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کی قانون قدرت کے عین مطابق ہے مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔

س: خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے حضرت مسیح موعود نے کون سی دعا سکھائی ہے؟

ج: فرمایا! اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔

س: حضور انور نے کن افراد کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرم راجہ غالب احمد صاحب۔ مکرم ملک محمد احمد صاحب واقف زندگی۔

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت صہیبؓ بن سنان رومی

نام ونسب

حضرت صہیبؓ کے والد سنان بن مالک اور والدہ سلمٰی بنت قعید تھیں۔عرب کے ایک قبیلے سے آپ کا تعلق تھا۔اور آپ کے والد یا چچا اُبلہ شہر پر کسریٰ شاہ ایران کی طرف سے حاکم تھے۔ان کی رہائش موصل کے قریب دریائے فرات کے کنارے ایک بستی ثِنِیٌ نامی میں تھی۔اس زمانے میں رومی فوجوں کی جنگ ایرانیوں سے جاری تھی۔ رومیوں کے ایک ایسے ہی حملے کے دوران کمسنی کی عمر میں صہیبؓ بھی گرفتار ہو کر رومی علاقے میں لے جائے گئے اور وہاں ایک عرصہ تک رہے۔ اس دوران رومی زبان بھی سیکھی۔

ایک روایت کے مطابق بعد میں قبیلہ بنو کلب نے انہیں خرید کر مکہ میں بیچ دیا اور عبد اللہ بن جدعان التیمی نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ دوسری روایت کے مطابق صہیب خود سن شعور کے بعد رومیوں کی قید سے فرار ہو کر مکے آئے اور عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے۔بعض اور روایات کے مطابق آپ کا اصل نام عمیرہ تھا،رومیوں نے آپ کا نام صہیب رکھا۔رسول کریم ﷺ نے آپ کی کنیت ابویحیٰی تجویز فرمائی تھی۔

(ابن سعد جلد 3 ص 226)

آپ کا رنگ سرخ تھا۔میانہ قد،سر کے بال گھنے تھے مہندی لگاتے تھے۔

قبول اسلام

گھر سے گمشدگی کے بعد آپ کی بہن امیہ اور چچا لبید نے عرب کے میلوں میں اور حج وغیرہ کے مواقع پر آپ کو بہت تلاش کروایا مگر صہیب کہیں نہ ملے۔عبداللہ بن جدعان کے پاس قیام کے دوران ہی آپ کی قسمت جاگی کہ آنحضرت ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا۔انہیں بھی اس دعویٰ کی خبر ہوئی۔ آنحضور ﷺ کا پیغام سننے کے لئے دارارقم میں پہنچے اور اسلام قبول کیا۔حضرت صہیبؓ اور حضرت عمارؓ بن یاسر نے ایک ہی زمانے میں اسلام قبول کیا۔

(ابن سعد جلد 3 ص 227،اصابہ جز 3 ص 254)

حضرت عمار بن یاسرؓ کا بیان ہے کہ جب دارارقم ابتدائی زمانہ اسلام میں تبلیغ کا مرکز تھا اور ابھی چند لوگوں نے ہی اسلام قبول کیا تھا۔میں دارارقم کے دروازے پر پہنچا ہی تھا کہ صہیب آ گئے میں نے پوچھا کس مقصد سے آئے ہو؟ صہیبؓ صاحب تجربہ،زیرک اور دانا انسان تھے کہنے لگے پہلے آپ بتاؤ کس ارادہ سے یہاں آئے ہو؟ عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں تو محمد ﷺ کا پیغام اور کلام سننے کیلئے آیا ہوں تب صہیبؓ نے کہا کہ میں بھی اسی ارادے سے آیا ہوں۔ہم دونوں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اسلام کا پیغام سمجھایا اور ہم دونوں نے اسی موقع پر اسلام قبول کر کے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی توفیق پائی۔

اس وقت تک جو لوگ اسلام قبول کر چکے تھے ان کی تعداد تیس بیان کی جاتی ہے۔لیکن اسلام کا اعلان یا اظہار کرنے والے حضرت ابوبکرؓ کے علاوہ معدودے چند ہی تھے ایک تو خاندان یاسرؓ جس میں ان کی بیوی سمیہؓ اور بیٹے عمارؓ تھے پھر حضرت خبابؓ،حضرت بلالؓ اور حضرت صہیبؓ۔یہ وہ چند لوگ تھے جن کا کمزور مسلمان گھرانوں سے تعلق تھا۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ صدیق ہی بظاہر ان کی جائے پناہ تھے جو ان کے لئے غیرت رکھتے اور ڈھال بنتے تھے۔ورنہ مختلف قبائل سے آکر حلیف بننے والے کمزوروں اور غلاموں کا کوئی پرسان حال نہیں تھا کیونکہ ان کے اپنے کوئی خونی رشتہ دار تو تھے نہیں جو ان کی سپر بنتے۔ان کے مالک ان کو کپڑے اور لوہے کی زرہیں پہنا کر تپتی ہوئی دھوپ میں لٹا دیتے اور یوں تکلیف اور اذیت سے وہ دن گزارتے۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 33)

روایت ہے کہ انہی مظلوموں کے بارہ میں یہ آیت اتری۔ ...... (النحل:111) یعنی وہ لوگ جنہوں نے آزمائش میں پڑنے کے بعد ہجرت پھر جہاد کیا اور صبر سے کام کیا۔تیرا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا اور مہربان ہے۔

ہجرت اور مال کی قربانی

حضرت صہیبؓ نے بھی انہی حالات میں مکے میں ابتلاؤں کا مقابلہ کرتے ہوئے وقت گزارا یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو انہوں نے بھی ہجرت کا قصد کیا۔رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے بعد آخری ہجرت کرنے والوں میں حضرت صہیبؓ شامل تھے۔وہ مالدار تاجر تھے اور تجارت کے ذریعہ کافی مال کمایا تھا جب ہجرت کر کے مدینہ جانے لگے تو اہل مکہ نے ان سے کہا کہ تم تو ایک مفلس غلام کے طور پر ہمارے شہر مکہ میں آئے تھے۔ہم تمہیں یہاں سے کمایا ہوا مال لے کر ہرگز جانے نہ دیں گے۔صہیبؓ نے کہا: اگر مال یہیں چھوڑ دوں تو کیا پھر جانے دو گے؟ اور پھر انہوں نے اپنا نصف مال اہل مکہ کے حوالے کر دیا اور ہجرت مدینہ کا قصد کیا۔

(مجمع الزوائد جلد 9 ص 305)

صہیبؓ اپنے بیوی بچوں کو لے کر مدینے کی جانب روانہ ہوئے تو بعض قریش نے آپ کا پیچھا کیا وہ سواری سے اتر آئے۔صہیبؓ بہت بہادر اور زبردست تیرانداز تھے۔انہوں نے اپنے ترکش کے تمام تیر نکال کر نیچے بکھیر دیئے اور کہا:اے قریش! تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے بہترین تیرانداز ہوں میرے ترکش کے آخری تیر کے ختم ہونے تک تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔اس کے بعد میری تلوار سے تم کو لڑنا ہوگا۔دوسری صورت یہ ہے کہ مجھے امن سے جانے دو اور اس کے عوض میں اپنے باقی مال کے بارے میں بھی تمہیں بتا دیتا ہوں وہ تم مکہ جا کر نکال لو۔اس طرح کمال حکمت عملی سے انہوں نے کفار کے ساتھ معاملہ کیا اور اپنا سارا مال دے کر اور اپنا ایمان اور خاندان بچا کر مدینہ آ گئے۔صحابہ بیان کیا کرتے تھے کہ یہ آیت اسی موقع کی مناسبت سے اتری۔(البقرہ:208) کہ لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنا تمام مال قربان کر کے اپنے نفس کو بیچ دیتے ہیں۔الغرض حضرت صہیبؓ نے تمام مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیا۔حضرت صہیبؓ جب آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہؐ نے ان کے سفر کا حال سنا کہ کس طرح سارا مال دے کر جان اور ایمان بچا لیا تو فرمایا کہ یہ گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔ رَبِحَ صُھَیْبُ رَبِحَ صُھَیْب۔صہیب نے وہ سودا کیا ہے جو بہت نفع والا ہے کیونکہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا تھا۔

صحبت رسول ﷺ اور دلداری

مکہ سے آنے والے آخری مہاجرین میں حضرت علیؓ اور حضرت صہیبؓ بیان کئے جاتے ہیں۔ہجرت کر کے جب وہ قبا میں آئے تو پتہ چلا کہ آنحضرت ﷺ حضرت کلثوم بن ہدمؓ کے پاس قیام فرما ہیں۔وہاں ایسے وقت پہنچے جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی موجود تھے۔اور کھجوریں تناول فرما رہے تھے۔ادھر سفر کی صعوبتوں اور تکالیف کے بعد صہیبؓ کی ایک آنکھ دکھنے آئی تھی۔کفار نے ان کا سارا مال تو وہیں پر دھروا لیا تھا۔صہیبؓ کہتے ہیں گندم کا تھوڑا سا آٹا جو زادراہ تھی،ابواء مقام پر گوندھ کر اس کی روٹیاں بنالی تھیں۔بھوک اور فاقے کی اس حالت سے گزر کر جب قبا پہنچے تو مدینہ کی تروتازہ کھجوریں مجلس رسولؐ میں ماحضر تھیں۔بے تکلفی سے اس دعوت میں شریک ہوئے اور بے دھڑک وہ کھجوریں کھانے لگے۔حضرت عمرؓ کو صہیبؓ سے خاص لگاؤ تھا۔انہوں نے صہیبؓ کو چھیڑتے ہوئے آنحضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ دیکھتے نہیں کہ صہیبؓ کی ایک آنکھ دکھنے کو آئی ہے پھر بھی یہ بے دھڑک کھجوریں کھاتے چلے جا رہے ہیں۔گویا ان کی صحت کے لئے یہ مضر ہے۔ آنحضرتؐ نے حضرت صہیبؓ کو یہ توجہ دلائی کہ تمہاری آنکھ دکھنے کو آئی ہے اور پھر بھی بے دھڑک کھجوریں کھاتے جا رہے ہو۔حضرت صہیبؓ نے بھی کیا پر مزاح جواب دیا کہ یا رسول اللہ میں اپنی دوسری تندرست آنکھ کی طرف سے کھا رہا ہوں۔ اس حاضر جوابی پر نبی کریمؐ بے اختیار مسکرائے۔

(ابن سعد جلد 3 ص 228)

یہ ظرافت اپنی جگہ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ صہیبؓ کو ایک فاقے کے بعد وہ کھجوریں میسر آئیں جو آنحضرت ﷺ کا تبرک بھی تھا اس لئے صہیبؓ سے رہا نہ گیا۔اس کے بعد آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ سے محبت بھرے شکوے کرنے لگے کہ مجھے کیوں اپنے ساتھ سفر ہجرت میں شریک کر کے خدمت کا موقع نہ دیا۔پیچھے رہ کر مجھ پر یہ نوبت آئی کہ اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر کے بمشکل اپنی جان اور خاندان آزاد کروا کے لایا ہوں۔رسول اکرم ﷺ نے اسی موقع پر فرمایا کہ ”یہ تو بہت ہی اعلیٰ اور نفع بخش تجارت ہے جو صہیبؓ نے کی“۔

غزوات میں شرکت

مدینہ میں حضرت سعدؓ بن خیثمہ کے پاس قیام رہا اور آنحضرت ﷺ نے حضرت حارث بن الصمہؓ کے ساتھ آپؓ کا بھائی چارہ قائم فرمایا۔اس کے بعد حضرت صہیبؓ تمام غزوات میں حضور اکرم ﷺ کے شانہ بشانہ شریک ہوئے۔بدر،احد،فتح خیبر اور فتح مکہ کے موقع پر بڑی بہادری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا۔

حضرت صہیبؓ طبعاً بہت زیادہ روایات بیان نہیں کرتے تھے تاہم کہا کرتے تھے کہ غزوات رسول اللہؐ کے بارے میں جتنی باتیں مجھ سے پوچھنی ہیں پوچھ سکتے ہو۔کیونکہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں مجھے شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔دوسری روایت کے مطابق ان کا بیان ہے کہ ”بیعت کے بعد کی زندگی کے تمام اہم اور مشہور واقعات میں مجھے حاضر خدمت رہنے کی توفیق ملی ہے۔آنحضور ﷺ نے جب بھی کوئی بیعت لی مجھے اس میں موجود ہونے کی سعادت عطا ہوئی۔کوئی مہم رسول اکرم ﷺ نے نہیں بھجوائی مگر میں اس موقع پر حاضر تھا کوئی غزوہ آپؐ نے نہیں کیا مگر میں اس موقع پر موجود تھا بلکہ میں آپ کے دائیں اور کبھی بائیں ہو کر لڑتا تھا اور کبھی آگے سے اندیشہ ہوتا تو سامنے ہو کر لڑتا اور آنحضرت ﷺ کو کبھی اس حال میں نہیں چھوڑا کہ آپ میرے اور دشمن کے درمیان آ گئے ہوں۔یہاں تک کہ آنحضور ﷺ کی وفات ہوگئی“،یعنی ہمیشہ رسول خدا ﷺ کے آگے سینہ سپر رہے اور کبھی دشمن کو آنحضرتؐ کے سامنے نہیں ہونے دیا کہ آنحضور کا دشمن سے آمنا سامنا ہو۔

(مجمع الزوائد جلد 9 ص 306 الاصابہ جز 2 ص 255)

آنحضرت ﷺ حضرت صہیبؓ کی ان خوبیوں اور ان کے اعلیٰ اخلاق فاضلہ وصفات حسنہ کی وجہ سے ان کی تعریف فرماتے تھے۔ایک موقع پر حضرت صہیبؓ کا ذکر کرتے ہوئے رسول کریم

ﷺ نے فرمایا کہ قومی لحاظ سے سبقت لینے والے چار ہیں۔ عربوں میں سبقت لینے والا میں ہوں۔ پھر فرمایا کہ صہیب رومیوں میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور سلمان فارسی ایرانیوں میں سے پہلا پھل ہے جو مسلمانوں کو ملا اور اہل حبشہ میں سبقت لینے والے بلال ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ صہیب سے اس طرح محبت کرے جیسے ماں بیٹے سے محبت کرتی ہے۔ یہ ایک نووارد غیر عرب کے لئے رسول اللہ ﷺ کا حسن سلوک تھا۔

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ ایک مشرک قیدی کو لے کر جا رہے تھے حضرت صہیبؓ نے کہہ دیا کہ اس کی گردن میں تلوار کی جگہ تھی یعنی لائق گردن زدنی تھا۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ ناراض ہوئے رسول کریمؐ نے سبب پوچھا تو انہوں نے صہیب کی بات سنائی۔ آپؐ نے فرمایا "تم نے صہیب کو ناراض تو نہیں کیا؟ خدا کی قسم! اگر تم اس کو ایذاء پہنچاتے تو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچانے والے ہوتے۔

(منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند جلد5 ص202)

حضرت عمرؓ سے محبت اور دوستی

حضرت صہیبؓ کو رومیوں سے نسبت دینے کی وجہ یہ ہے ان کے بچپن کا زمانہ رومیوں میں گزرا۔ رومی زبان ان کو آتی تھی اور عربی بولنے میں کچھ لکنت بھی پائی جاتی تھی۔

حضرت عمرؓ کے ساتھ حضرت صہیبؓ کی بے تکلفی اور خاص محبت کا ذکر آتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ مدینہ کے نواح میں ان کی رہائش گاہ پر حضرت زیدؓ بن اسلم کے ساتھ گئے تو حضرت صہیبؓ آوازیں دینے لگے یاناس۔ یاناس۔ تو حضرت عمرؓ کہنے لگے صہیب کو کیا ہوا کہ ہمیں دیکھتے ہی لوگوں کو پکارنے لگے ہیں۔ پتہ چلا کہ دراصل صہیبؓ اپنے غلام یحنس کو بلا رہے تھے اور لکنت کی وجہ سے یحنس کو یاناس کہہ رہے تھے۔ (ناس کے معنی ہیں لوگ)

حضرت عمرؓ نے اسی بے تکلفی میں ایک دفعہ صہیبؓ سے فرمایا کہ تمہارے ساتھ ایک دوستی اور محبت کا تعلق ہے۔ بہت قریب سے بھی دیکھنے کا موقع ملا اور تمہارے اندر کوئی عیب نہیں پایا۔ مگر دو تین باتیں عجیب سی لگتی ہیں۔ اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو میں تم پر کسی کو مقدم نہ کرتا اور تم میرے انتہائی گرم جوش دوست ہوتے۔ پہلی بات یہ تمہاری اولاد کوئی نہیں مگر کنیت ابویحیٰی رکھتے ہو جو ایک نبی کا نام ہے۔ حضرت صہیبؓ نے کہا دراصل نبی کریم ﷺ نے میری یہ کنیت خود تجویز فرمائی تھی۔ اب میں مرتے دم تک اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ دوسری بات حضرت عمرؓ نے یہ فرمائی کہ تمہاری زبان عجمی ہے رومی زبان بولتے بھی ہو اور عربی میں کچھ لکنت بھی ہے پھر بھی تم اپنے آپ کو عرب سے نسبت دیتے ہو۔ حضرت صہیبؓ نے کہا کہ دراصل میں رومیوں میں سے نہیں البتہ بچپن میں وہاں رہنے کا موقع ضرور ملا دراصل میں عربی نژاد ہوں۔ چھوٹی عمر میں رومی مجھے قید کر کے لے گئے ورنہ عرب خاندان اور قبیلے سے ہی میرا تعلق ہے۔ تیسری بات حضرت عمرؓ نے یہ فرمائی کہ تم اس کثرت سے لوگوں کو کھانا وغیرہ کھلا دیتے ہو کہ مجھے ڈر لگتا ہے اس میں اسراف نہ ہو۔ حضرت صہیبؓ نے کہا کہ یہ جو میں لوگوں کو کھلاتا ہوں دراصل آنحضرت ﷺ کی ایک نصیحت کی وجہ سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا "تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے اور سلام کو رواج دیتے ہیں۔" رسول اللہ ﷺ کی یہ نصیحت جو آپؐ نے مدینہ آنے پر فرمائی تھی میں نے پلے باندھ لی اور اس پر مسلسل عمل کرتا ہوں اور سوائے جائز حق کے مال خرچ نہیں کرتا۔

(اسد الغابہ جلد3 ص34-33)

جیسا کہ بعد کے واقعات سے ظاہر ہے اس کے بعد سے حضرت عمرؓ کا حضرت صہیبؓ کے ساتھ تعلق مزید گہرا ہوا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کا جنازہ صہیب پڑھائیں گے اور جب تک نیا خلیفہ منتخب نہیں ہوجاتا نمازوں کی امامت بھی وہی کروائیں گے۔

روایات حدیث

حضرت صہیبؓ روایت حدیث میں احتیاط سے کام لیتے تھے ایک دفعہ فرمایا کہ خدا کی قسم! میں تم کو حدیث سناتے ہوئے جب کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو وہی باتیں سناتا ہوں جو آپ نے فرمائیں اور جب آپ کی جنگوں کے حالات سناؤں جن میں شامل ہوا تو کچھ اپنے تاثرات بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔

حضرت صہیبؓ کی چند ایک روایات ذخیرہ احادیث میں ملتی ہیں جو حضرت عمرؓ سے مروی ہیں۔ جن سے آپؐ کی محبت الٰہی کا خاص طور پر اظہار ہوتا ہے۔ اہل جنت کو خدا تعالیٰ کا دیدار کروانے سے متعلق ہے۔

حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ ...... (یونس:27) کہ وہ لوگ جو احسان کرتے ہیں ان کو نیکی کے بدلہ کے علاوہ کچھ زیادہ بھی ملے گا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر اس زیادہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے اور اہل نار دوزخ میں تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے جنت والو! اللہ تعالیٰ تم سے اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہے۔ اہل جنت حیران ہوں گے کہ وہ کون سا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اعمال کے بدلہ میں ہمیں جنت تو دے دی۔ ہمارے چہرے بھی روشن کردیئے اور آگ سے بچا لیا اس سے بڑھ کر اور کون سا وعدہ ہوگا؟ ابھی وہ یہ اظہار کر ہی رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنا حجاب ہٹائے گا اور جب وہ خدا تعالیٰ کا دیدار کریں گے تو لطف و محبت کی ایسی لہریں ان کے سینہ سے اٹھیں گی کہ جن سے بڑھ کر کوئی چیز ان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی نہیں ہوگی۔ (ابن ماجہ مقدمہ)

ایک اور روایت جو حضرت صہیبؓ بیان کرتے تھے اس کا تعلق بھی راضی برضا رہنے سے ہے۔ ان کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک موقع پر مسکرا رہے تھے جس کے بعد صحابہ سے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ ہی بیان فرمائیں۔ فرمایا کہ میں مومن کے حال پر ہنستا ہوں کہ اس کا حال بھی عجب ہے اس کے سب کام خیر ہی خیر ہوتے ہیں اور یہ بات مومن کے علاوہ اور کسی کو نصیب نہیں ہوتی کیونکہ مومن رضا بالقضاء کے مقام پر ہوتا ہے۔ جب اسے خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور اس کا اجر پاتا ہے اور جب تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اس کی جزا عطا کرتا ہے۔ گویا حالت عسر ہو یا حالت یسر، مومن کے لئے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے۔

(مسلم کتاب الزھد باب المؤمن امرہ خیر)

خدا اور قرآن سے محبت

ایک اور روایت سے قرآن کے ساتھ حضرت صہیبؓ کی محبت کا اندازہ ہوتا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جو ان باتوں سے جن سے قرآن نے منع کیا ہے نہیں رکتا وہ حقیقی معنوں میں قرآن پر ایمان نہیں لاتا۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ خود کس حد تک قرآن کے احکامات کے پابند تھے۔

حضرت صہیبؓ ایک دعا رسول کریمؐ سے بیان کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ پر توکل سے تعلق رکھتی ہے وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اُحَاوِلُ وَبِکَ اُصَاوِلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ۔ حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ دشمن سے مقابلہ کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ اے اللہ! تیری مدد سے میں تدبیر کرتا ہوں اور تیری تائید سے میں حملہ کا جواب دیتا ہوں اور تیرے نام سے ہی لڑتا ہوں۔

(مسند احمد حدیث صہیبؓ باقی مسند الانصار 22802)

حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق حضرت صہیبؓ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انتخاب ہونے تک تین دن حضرت صہیبؓ مسجد نبوی میں نمازیں پڑھاتے رہے۔

(ابن سعد جلد3 ص229)

خود حضرت صہیبؓ شوال 38ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی عمر ستر یا بہتر سال بیان کی جاتی ہے۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ آپ کی وفات سے ایک اور روشن ستارہ ڈوب گیا۔ جو محبت الٰہی، صلہ رحمی، اخوت و محبت، سخاوت اور صداقت کے اخلاق فاضلہ سے روشن تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہمیں آپ کے پاکیزہ اخلاق قائم کرنے والا بنا دے۔ آمین

مکرم زکریا ورک صاحب

کینیڈا۔ سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ملک

☆کینیڈا دنیا کا سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ملک ہے۔ اس کی پچاس فی صد آبادی یونیورسٹی ڈگری کی حامل ہے۔

☆کینیڈا میں سب سے ٹھنڈا ترین دن 1947ء میں ریکارڈ کیا گیا تھا جب درجہ حرارت منفی 63°C تھا۔

☆کینیڈا میں سب سے زیادہ میکرونی اور چیز کھایا جاتا ہے۔

☆کینیڈا میں دنیا کی سب سے زیادہ جھیلیں ہیں۔ اگر دنیا کی تمام جھیلوں کو شمار کیا جائے تو بھی یہاں زیادہ ہیں۔

☆کینیڈا کی نارتھ ویسٹ ٹیریٹری میں کاروں کی لائسنس پلیٹ پولر بیئر کی شکل کی ہوتی ہیں۔

☆کینیڈا میں دنیا کی سب سے لمبی کوسٹ لائن پائی جاتی ہے۔

☆کینیڈا کے صوبہ نیو فاؤنڈ لینڈ میں بحراکاہل کا پانی جم جاتا ہے لوگ پانی پر آئس ہاکی کھیل سکتے ہیں۔

☆کینیڈا کے شہر ٹورانٹو میں واقع ینگ سٹریٹ 1896 km لمبی ہے۔

☆کینیڈا اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے درمیان دنیا کی سب سے لمبی سرحد پائی جاتی ہے۔

☆دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپان کے پرل ہاربر پر حملہ کے بعد کینیڈا نے امریکہ سے پہلے اعلان جنگ کیا تھا۔

☆کینیڈا کے معنی گاؤں کے ہیں۔ کینیڈا Iroquoian زبان کا لفظ ہے۔

☆امریکہ نے کینیڈا پر دو بار حملہ کیا تھا یعنی 1775ء اور 1812ء میں۔

☆کینیڈا میں سعودی عرب اور وینز ویلا کے بعد سب سے زیادہ آئل ریزرو پائے جاتے ہیں۔

☆کینیڈا میں جاپان کے شہر ٹوکیو سے کم لوگ پائے جاتے ہیں۔

☆1967ء میں پیرس کے ایفل ٹاور کو کینیڈا ٹرانسفر کیا جانے لگا تھا۔

☆امریکہ اور روس کے بعد کینیڈا خلاء میں جانے والا تیسرا ملک تھا۔ 1962ء میں اس کا خلائی پروگرام سب سے ترقی یافتہ تھا۔

☆کینیڈا کی سب سے پرانی تنظیم جماعت احمدیہ کو اس سال (2016ء) یہاں قائم ہوئے پچاس سال ہوگئے ہیں۔

پیارے بھائی مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب

مکرم عبدالحلیم طیب صاحب

ہمارے پیارے بھائی مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب 11 جنوری 2016ء کی شام کو Coventary ہسپتال یوکے میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 87 سال تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء میں پیارے بھائی جان کی جماعتی خدمات اور ان کی خوبیوں کا ذکر فرمایا۔

خاندانی حالات

ہمارے دادا جان حضرت چوہدری امیر بخش صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود تھے۔ قادیان دارالامان سے دواڑھائی کلومیٹر کے فاصلے پر ہمارا گاؤں کھارا ہے حضرت دادا جان جو حضرت اقدس مسیح موعود پر ایمان لانے کی برکت سے ایک متقی اور بزرگ انسان تھے۔ اولین رفقاء میں شمولیت ان کا ایک اعزاز ہے جو ہم پر خدائے رحمان ورحیم کا تاقیامت احسان رہے گا۔

ہمارے والد حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب پیدائشی احمدی تھے اور آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود کے رفیق ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ تعلیم الاسلام سکول قادیان سے تعلیم پانے کے بعد گورنمنٹ ٹریننگ کالج لاہور سے Teaching کا کورس مکمل کیا اور بعدازاں 36 سال کے لگ بھگ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں طلباء کو انگریزی مضمون پڑھانے کے استاد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے بے حد پیار کرنے والے، احمدیت کے سچے خادم اور سلسلہ کے فدائی بزرگ تھے۔ حضرت مسیح موعود اور خلافت کے سچے عاشق صادق تھے۔ یہ شرف بھی نصیب ہوا کہ افراد خاندان خاص کر حضرت مصلح موعود اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب صاحبزادگان کو پڑھانے کا شرف حاصل ہوا اور اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب والد ماجد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی اس طرح دنیا بھر میں قابل فخر طلباء کا ایک وسیع حلقہ ان کی نیک یادیں ہیں۔

ہماری والدہ محترمہ بھی ایک متقی اور پارسا بزرگ خاتون تھیں خدا تعالیٰ کے حضور پنجوقتہ نماز کا قیام، تقویٰ شعاری اور التزام سے دعائیں کرنا آپ کے شب وروز تھے۔ قبولیت دعا پر یقین کامل اور قبولیت دعا کے عجیب نظارے ہم نے دیکھے کہ خدا تعالیٰ خوابوں کے ذریعے آگاہ کردیتا اور ہر لحظہ خدا تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کا مورد رہیں۔

وقف زندگی کا آغاز

بھائی عبدالعزیز ڈوگر صاحب 1927ء میں کھارا میں پیدا ہوئے۔ تعلیم الاسلام قادیان سے میٹرک پاس کرتے ہی اپنا نام وقف کے لئے پیش کردیا۔ 1947ء ہجرت کے بعد وکالت دیوان سے خدمت دین کا آغاز کیا اس طرح خدمت دین میں ایک مصروف زندگی پانے کی سعادت نصیب رہی۔ یہ دور حضرت مصلح موعود کا دور تھا۔

حضرت مصلح موعود سے محبت

بھائی جان اپنی کتاب یاد حبیب حضرت مصلح موعود میں لکھتے ہیں کہ عاجز عبدالعزیز کو اپنے بزرگوں سے احمدیت کی برکت نصیب ہوئی اور ان کی دعاؤں کی برکت سے ساڑھے اکیس سال حضرت مصلح موعود کی قربت نصیب رہی۔ میں خدا تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہوں کہ اس پاک وجود سے مجھے بے حد محبت اور عقیدت ہے۔ ان کی بیماری میں میں نے خدمت کے بہت مواقع پائے۔ ان کی بیماری پر جو مجھ پر بیتی کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کھلے میدانوں میں جا کر خدا تعالیٰ کے حضور بڑے درد اور عاجزی سے کرب کی حالت میں دعا کرتا اور یہ عرض کرتا کہ میرے مولیٰ میری زندگی بھی میرے آقا کو عطا کردے۔ خدا کی قسم یہ دعا ایک لمبا عرصہ تک حضور کی صحت یابی کے لئے مانگتا رہا۔

پاکستان کی آزادی کے وقت 1947ء میں جب ہجرت کی تو والدہ صاحبہ کو ان کی بیماری کی حالت میں قادیان سے سیالکوٹ تک اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے۔ یہ ایسی غیر معمولی خدمت کی توفیق تھی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ 28 فروری 2003ء جس میں حضور نے مریم فنڈ کی تحریک کی تھی پیارے بھائی کا یوں ذکر فرمایا۔ ہمارے عبدالعزیز صاحب ڈوگر اپنی والدہ صاحبہ کو پارٹیشن کے وقت کندھوں پر اٹھا کر پاکستان لائے۔

قادیان پر سکھوں کے حملہ کے وقت اور اس طرح اپنے گاؤں کھارا متصل قادیان حفاظت مستورات کی ڈیوٹی بڑی بہادری سے ادا کرنے کی توفیق ملی۔

1953ء کے فسادات کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد مبارک پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے پیارے بھائی عبدالعزیز صاحب سے فرمایا کہ حضور نے ایک امانت تمہارے سپرد کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جس کو لے کر تم کراچی جاؤ گے۔ حلف کے الفاظ یہ تھے کہ میں خدا تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر یہ اقرار کرتا ہوں کہ جو امانت میرے سپرد کی جارہی ہے اس کی ہر طرح سے حفاظت کروں گا جب تک میرے دم میں دم ہوگا اس وقت تک کوئی کوتاہی نہ ہوگی۔

پھر فرمایا ایک اور آدمی کا نام لو جس کو تمہارے ساتھ بھجوایا جا سکے۔ انہوں نے مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب کا نام تجویز کیا اور ان کا نام منظور ہوا۔ اس طرح ایک قیمتی اور مقدس امانت مکرم امیر صاحب کراچی کے پاس لے جانے کی سعادت ملی۔

1953ء میں حضرت مصلح موعود لاہور ہائی کورٹ انکوائری کمیشن میں احمدیت کے دفاع کی غرض سے تشریف لے جاتے رہے۔ پیارے بھائی جان اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب فرنٹ سیٹ پر حضور کی کار میں حضور کے ہمراہ ہوتے اور اس طرح حضور کی خاص قربت اور شفقت کے بیشمار مواقع ملتے رہے حضرت مصلح موعود نے درویشان قادیان کی حفاظت، اسیران قادیان کی رہائی اور اغوا شدہ مسلم خواتین کی رہائی کے لئے پاکستان سے ایک وفد ہندوستان بھجوایا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور، مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم عمر علی صاحب رئیس ملتان اور کچھ دیگر افراد جن میں سب سے کم عمر بھائی جان عبدالعزیز صاحب کو شامل کیا میرے پیارے بھائی عبدالعزیز اپنی خدمات دین، خلافت سے عشق و وفا، خدا کے پیاروں کی قربت، غریبوں کی ہمدردی اور امداد، دوستوں کی خیر خواہی کے لئے ہمیشہ پیش پیش رہے۔ جب سے ہم نے ہوش سنبھالی ان کو نیکی اور تقویٰ کی راہوں اور خدمت دین میں مصروف عمل پایا۔ خلافت سے والہانہ محبت نیز افراد خاندان حضرت اقدس مسیح موعود سے عقیدت اور قربت ومحبت کا تعلق رکھا۔ خدا تعالیٰ نے احمدیت کی ایسی محبت ودیعت کی تھی کہ جان ومال وآبرو حاضر ہیں تیری راہ میں کا مصداق ٹھہرے۔ خدا تعالیٰ نے جسمانی روحانی وجاہت، مضبوط توانا جسم عطا فرمایا جس پر کبر نہیں خاکساری تھی۔ خوش لباس بھی تھے اور خوش گفتار بھی۔ اپنوں اور غیروں میں ہر دلعزیز تھے۔

1959ء سے 1967ء تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مہتمم مقامی ربوہ تھے ایک بار ڈاکوؤں سے مڈبھیڑ ہوگئی جو ربوہ میں آئے دن وارداتیں کیا کرتے تھے۔ آپ نے ان میں سے دو ڈاکوؤں کو زمین پر گرا کر اپنی گرفت میں لئے رکھا۔ مگر تیسرا ڈاکو آپ پر خنجر سے وار کرتا رہا۔ جس پر آپ شدید زخمی ہوئے اور خون سے لت پت نہا گئے۔ بعدازاں فضل عمر ہسپتال میں بہت سارے خدام نے اپنے خون کا عطیہ دیا اور اس طرح معجزانہ زندگی پائی۔

1974ء کے پُر آشوب دور میں آپ لاہور میں مقیم تھے۔ ہر طرف مخالفین احمدیت کے حملے جاری تھے۔ انہی دنوں مخالفین احمدیت کا ایک جم غفیر احمدیہ بیت الذکر واقع گنج بازار مغلپورہ پر حملہ کرتا ہے اور اس پر قبضہ کرلیتا ہے۔ آپ پولیس اور مجسٹریٹ کو کہتے ہیں اگر تم قبضہ لے کر نہیں دے سکتے تو ہم اجازت مانگتے ہیں ہم خود قبضہ لیتے ہیں۔ ان کے عدم تعاون پر آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور چند خدام کے ساتھ بیت الذکر پر دوبارہ قبضہ بحال کرلیا۔

بعدازاں پولیس نے آپ کو گرفتار کرلیا اور اس طرح خدا کے فضل سے اسیر راہ مولیٰ بننے کی توفیق پائی اور جیل میں خطرناک مجرموں والی کوٹھڑی میں رکھے گئے۔ اسیری سے رہائی پر حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے ان اسیران کی اپنے گھر میں دعوت کی۔

1975ء میں ایک بڑے جلوس نے ان پر حملہ کیا اور آپ اکیلے بہادری سے ان سے نبرد آزما رہے اور خدا تعالیٰ کی حفاظت میں بچائے گئے۔

جماعتی خدمات

آپ کو 1945ء میں زندگی وقف کرنے کی توفیق ملی مگر 1947ء سے عملی میدان میں خدمت کی توفیق ملی اور حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر 1949ء تا 1968ء تک دواخانہ خدمت خلق میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت رابعہ میں ربوہ، بیرون ملک گیمبیا، جرمنی، سیرالیون میں تعمیرات کا کام سپرد ہوا اور خدا کے فضل اور خلفاء کی دعاؤں اور راہنمائی میں تعمیراتی منصوبے مکمل کرنے کی توفیق ملتی رہی اور اس طرح خلفاء کی خوشنودی بھی میسر رہی۔ بحیثیت مہتمم خدام الاحمدیہ مقامی خلافت ثانیہ میں تین دفعہ اور خلافت ثالثہ میں ایک بار علم انعامی حاصل کرنے کا اعزاز ملا۔ آپ کو کل 38 برس سلسلہ کی خدمت کے مواقع میسر آئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ آپ کی چار بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں اور بیٹے بھی خدمت دین کی توفیق پارہے ہیں ایک بیٹی مڈلینڈ کی لجنہ اماء اللہ کی صدر ہیں۔ ہمارے بھائی صاحب کو اپنی زندگی میں دوبار حج کرنے کی سعادت ملی تھی اور آپ کے حصے میں یہ سعادت بھی آئی کہ آپ نے اپنے والدین کی طرف سے دو افراد کے ذریعے سے حج بدل کرایا اور تمام خرچہ برداشت کیا۔ آپ نے درج ذیل بیٹے اور بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبدالغفور ڈوگر صاحب حال مقیم فرینکفرٹ جرمنی۔ مکرمہ ریاض بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد رشید ڈوگر صاحب حال مقیم کینیڈا۔ مکرمہ افتخار النساء صاحبہ ریجنل صدر لجنہ مڈلینڈ یوکے اہلیہ مکرم قاضی سلیمان احمد صاحب۔ مکرم عبدالرزاق ڈوگر صاحب صدر حلقہ Nordweststadt حال مقیم جرمنی، مکرمہ زیب النساء صاحبہ صدر لجنہ Rotter Dam ہالینڈ اہلیہ مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب، مکرم عبدالحنان ڈوگر صاحب حال مقیم فرینکفرٹ جرمنی اور مکرمہ یاسمین صاحبہ اہلیہ مکرم میاں شہزاد احمد صاحب حال مقیم کینیڈا

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123688 میں Caca Cahyana

ولد Komar قوم.... پیشہ ہنرمند مزدوری عمر 55 سال بیعت 1999ء ساکن Singkut ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زمین 792Sqm (2) مکان 792Sqm اس وقت مجھے مبلغ 30 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Wages مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ Caca Cahyana گواہ شد نمبر1۔ Ade Mujiana S/o Caca Cahyana گواہ شد نمبر2 Suparman S/o Ukat Sukatma

مسل نمبر123689 میں Saadah

زوجہ Caca Cahyana قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت 1999ء ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1) حق مہر بذریعہ زیور 5 گرام 20 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 35 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Saadah گواہ شد نمبر1۔ Caca Cahyana S/o Komar گواہ شد نمبر2۔ Suparman S/o Ukat Sukatma

مسل نمبر123690 میں Dede

زوجہ Sang Sang قوم.... پیشہ ہنرمند مزدوری عمر 46 سال بیعت 2000ء ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 10 گرام 50 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 20 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Dede گواہ شد نمبر1۔ Caca Cahyana Komar گواہ شد نمبر2۔ Nurdin S/o Ade Saefullah

مسل نمبر123691 میں Ade Syaefullah

ولد Naad قوم.... پیشہ ہنرمند مزدوری عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1) مکان 84Sqm (2) زمین 3600Sqm اس وقت مجھے مبلغ 20 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Wages مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ Ade Syaefullah گواہ شد نمبر1۔ Nurdin S/o Ade Saerullah گواہ شد نمبر2۔ Rustam Amir Udin S/o Ade Saefullah

مسل نمبر123692 میں Fatimah

زوجہ Ade Saefullah قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 64 سال بیعت 1967ء ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر ادیگی 500 انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔ Fatimah گواہ شد نمبر1۔ Ade Saefullah S/o Naad گواہ شد نمبر2۔ Nurdin S/o Ade Saefullah

مسل نمبر123693 میں Sukaesih

زوجہ Iyos Sudarsono قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت 1979ء ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1) مکان 60Sqm (2) زمین 729Sqm (3) حق مہر اداشدہ 60 انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 4 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Sukaesih گواہ شد نمبر1۔ Iyos Sudarsono S/o Naad گواہ شد نمبر2۔ Nurdin S/o Ade Saefullah

مسل نمبر123694 میں Nurmaidah

زوجہ Ruhiyat Bangloes قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1) حق مہر ادا شدہ 50 ہزار انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ Nurmaidah گواہ شد نمبر1۔ Ruhiyat Bangloes S/o Achmid گواہ شد نمبر2۔ Nurdin S/o Ade Syaefullah

مسل نمبر123695 میں Iyos Sudarsono

ولد Nain قوم.... پیشہ کسان عمر 70 سال بیعت 1975ء ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین 20.000 Sqm اس وقت مجھے مبلغ 20 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت At Season مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Iyos Sudarsono گواہ شد نمبر1۔ Caca Cahyana S/o Komar گواہ شد نمبر2۔ Suparman S/o Ukat Sukatma

مسل نمبر123696 میں Sahrudin

ولد Endy قوم.... پیشہ ہنرمند مزدوری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1) مکان 82Sqm (2) زمین 600Sqm (3) زمین 27.500Sqm اس وقت مجھے مبلغ 20 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Wages مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Sahrudin گواہ شد نمبر1۔ Nurdin S/o Ade Syaefullah گواہ شد نمبر2۔ Caca Cahyana S/o Komar

مسل نمبر123697 میں Mamah

زوجہ Didin Syarifudin قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 63 سال بیعت 1980ء ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1) حق مہر بذریعہ زیور 5 گرام 25 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 8 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔ Mamah گواہ شد نمبر1۔ Didin Syarifudin S/o Nain گواہ شد نمبر2۔ Nurdin S/o Ade Syaefullah

مسل نمبر123698 میں Kasmiatun

بنت Zafar قوم.... پیشہ کاروبار عمر 43 سال بیعت 1987ء ساکن Subabaya ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 جنوری 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۔(1) مکان 40 Sqm اس وقت مجھے مبلغ 30 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Kasmiatun گواہ شد نمبر1۔ Subchan Achmad S/o Ramli گواہ شد نمبر2 Soetikno S/o Samiran

مسل نمبر123699 میں Didin Syarifudin

ولد Naim قوم.... پیشہ کسان عمر 64 سال بیعت 1980ء ساکن Singkut ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان 54Sqm (2) زمین 300Sqm (3) گارڈن 7.500Sqm (4) گارڈن 10.000Sqm اس وقت مجھے مبلغ 10 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت At Season مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Didin Syarifudin گواہ شد نمبر1۔ Tatang Sukayat S/o Ahmad Sunatya گواہ شد نمبر2 Suparman S/o Ukat Sukatma

مسل نمبر123700 میں Suhartika

زوجہ Tatang Sukayat قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت 1991ء ساکن Singkut ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1) مکان 54Sqm (2) زمین 450Sqm (3) حق مہر اداشدہ 500 انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔ Suhartika گواہ شد نمبر1۔ Tatang Sukayat S/o Ahmad Sunarya گواہ شد نمبر2۔ Suparman S/o Ukat Sukatma

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 جولائی 2016ء کو بیت الفضل لندن میں 12 بجے دن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ نصیرہ داؤد صاحبہ

مکرمہ نصیرہ داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغفور داؤد صاحب تھارٹن ہیتھ یو کے مورخہ 9 جولائی 2016ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ کا تعلق نیروبی کینیا سے تھا۔ آپ مکرم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب کی پوتی اور مکرم محمد یعقوب صاحب کی بیٹی تھیں۔ بہت نیک، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ جماعتی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتی تھیں۔ جلسہ سالانہ کی خدمت خلق ٹیم کی ممبر تھیں۔ آپ برٹش ہارٹ فاؤنڈیشن میں کام کرتی رہیں۔ آپ نے اندرون ملک اور بیرون ملک چیریٹی کیلئے فنڈ ریزنگ کر کے کینیا میں ایک یتیم خانہ کو سپانسر کرنے کے علاوہ ایک بیت الذکر کیلئے رقم اکٹھی کی۔ نیز دور دراز علاقوں میں پانی کے کنوئیں کھدوانے کیلئے بھی فنڈ اکٹھا کرنے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بچے اور چھ پوتے پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر وافسر جلسہ سالانہ یو۔کے کی خالہ زاد بہن تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم محفوظ الحق میر صاحب

مکرم محفوظ الحق میر صاحب ابن مکرم بابو عبدالحمید میر صاحب آف ڈیریانوالہ ضلع نارووال مورخہ 24 مئی 2016ء کو 67 سال کی عمر میں بعارضہ قلب وفات پاگئے۔ آپ کے نانا حضرت عبداللہ کشمیری صاحب اور پڑنانا حضرت نظام الدین صاحب حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے بہت عقیدت تھی۔ آپ بطور قائد مجلس، سیکرٹری مال، صدر جماعت اور امیر حلقہ نیز ضلعی مجلس عاملہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالاتے رہے۔ گاؤں کی تین احمدی بیوت الذکر اور عیدگاہ کی توسیع نیز مربی ہاؤس تعمیر کرانے کی بھی توفیق ملی۔ نظام جماعت کے ساتھ بڑا اخلاص اور اطاعت کا تعلق تھا۔ کاروبار میں کاریگروں کے ساتھ احسان کا سلوک کرتے اور ضرورت مندوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ اکثر احمدی اور غیر احمدی آپ کی غیر جانبداری اور امانت و دیانت کی وجہ سے آپ سے جھگڑوں کے فیصلے کرواتے۔ بڑے خوش اخلاق، ملنسار اور منکسر المزاج انسان تھے۔ مہمان نوازی بھی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ عربی ڈیسک یو کے اور مکرم میر رئیس احمد صاحب مربی سلسلہ کے والد تھے۔ ایک داماد مکرم میر وسیم الرشید صاحب بھی مربی سلسلہ ہیں اور سیرالیون میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

مکرم مختار احمد علوی صاحب

مکرم مختار احمد علوی صاحب آف ربوہ مورخہ 10/11 جنوری 2016ء کی درمیانی شب وفات پا گئے۔ آپ نے 1957ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی تھی گھر والوں نے قطع تعلق کر لیا اور جائیداد سے بھی عاق کر دیا۔ چھوٹی موٹی ملازمت کر کے گزارہ کیا کرتے تھے۔ 1960ء میں ایک احمدی گھرانے میں شادی کی جس میں سے چھ بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ آپ کے بڑے بھائی احمدی ہوئے تھے جو کہ وفات پا چکے ہیں باقی بھائی غیر احمدی ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ بھی وفات پا چکی ہیں۔

مکرم شیر محمد صاحب

مکرم شیر محمد صاحب ابن مکرم عمر دین صاحب آف خانقاہ ڈوگراں مورخہ 10 مئی 2016ء کو 117 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ ساہیوال چک نمبر 4 کے صدر جماعت رہے۔ قادیان کے قریب ننگل کے رہائشی تھے۔ نیک، مخلص اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ مرحوم مکرم محمد امین طاہر صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کے والد تھے۔

مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب

مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ابن مکرم شیخ غلام محمد صاحب آف لاہور مورخہ 3 جون 2016ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کے دادا مکرم سردار غلام حیدر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کی تھی جبکہ آپ کے نانا حضرت شیخ اصغر علی صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے مواقع عطا فرمائے۔ یونیورسٹی آف ویلز سے PHD کی اور کیمبرج یونیورسٹی سے پوسٹ ڈاکٹریٹ کیا۔ پاکستان میں زراعت کے اعلیٰ ترین ادارے PARC کے چیئرمین اور NARC کے ڈائریکٹر جنرل رہے۔ 2007ء میں حضور انور کی منظوری سے مشاورتی بورڈ صنعت و تجارت کے ممبر چلے آرہے تھے۔ آجکل "مسرور گرین تھر" کے تاریخی منصوبہ پر ہیومینیٹی فرسٹ پاکستان کے ساتھ مل کر کام کر رہے تھے۔ آپ کو 1974ء کے پرآشوب دور میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کی لیبارٹری میں بند کر کے آگ لگا دی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر محفوظ رکھا۔ موصوف کا جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ جماعتی اقدار کی پاسداری کرتے۔ اسلام آباد جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت مخلص، منکسر المزاج اور جماعت کی بے لوث خدمت کرنے والے وجود تھے۔ ماتحت عملے کے ساتھ نہایت شفقت کا سلوک تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام
واقفین نو پاکستان

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ کو جماعت دہم میں زیر تعلیم واقفین نو کا 14واں سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام مورخہ 15 تا 17 جولائی 2016ء جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں منعقد کروانے کی توفیق ملی۔

پروگرام کا افتتاح مورخہ 15 جولائی 2016ء کو بعد از خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے کیا۔ اس پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 17 جولائی کو صبح 9:30 بجے منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم میر قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو نے رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ روزانہ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوتا رہا، نیز علمی وورزشی مقابلہ جات کے علاوہ تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر بھی ہوئیں۔ اور مستقبل کی منصوبہ بندی اور کیریئر پلاننگ کے سلسلہ میں لیکچرز ہوئے اور ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ امسال اس تربیتی پروگرام میں 23 اضلاع کے 167 واقفین نو شامل ہوئے۔ جبکہ سال گزشتہ 26 اضلاع کے 199 واقفین نو شامل ہوئے تھے۔ بعدازاں مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے اعزاز پانے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے اور خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ آخر پر تمام مہمانان کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ضرورت انسٹرکٹر

فضل عمر ہیلتھ کلب میں محنتی اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے انسٹرکٹر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں مورخہ 31 جولائی 2016ء تک مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے نام ایوان محمود میں ارسال کریں۔ درخواستیں مکمل ایڈریس بمع فون نمبر اور صدر صاحب محلّہ کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئے۔

047-6212685,0332-7711491

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

سانحہ ارتحال

مکرم رانا شفیق احمد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر تحریر کرتے ہیں۔

میرے دادا مکرم رانا صوفی محمد حفیظ صاحب احمد نگر 21 جون 2016ء کو وفات پاگئے۔ اسی روز مقامی قبرستان احمد نگر میں مکرم فخر احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم احمد علی صاحب صدر جماعت احمد نگر نے دعا کروائی۔ مرحوم سادہ زندگی گزارنے والے، پنجوقتہ نماز کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ مرحوم نے سوگواروں میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم رانا عبداللطیف صاحب، مکرم رانا وسیم احمد صاحب، مکرم رانا مسرور احمد صاحب اور چھ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل اینڈ کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0333-7703400,0301-7979258, 047-6212758

خطبہ نکاح مورخہ 24 مئی 2014ء بمقام بیت الفضل لندن

بیان فرمودہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں تین نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جو سیئات اعمال ہیں ان کی طرف نظر رکھو اور اعمال کی برائیوں سے بچنے کی کوشش کرو۔ یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی ہیں۔ انسانی زندگی میں مختلف معاملات معاشرتی زندگی میں ہوتے رہتے ہیں اور کسی بھی خاندان کی ابتداء کے لئے سب سے پہلا جو تعلق ہے وہ نکاح کے موقعہ پر قائم ہوتا ہے، شادی کے موقعہ پر قائم ہوتا ہے۔ لڑکے لڑکی کی شادی ہوتی ہے اور پھر نسلیں آگے چلتی ہیں، خاندان بنتے ہیں، خاندانوں میں وسعت پیدا ہوتی ہے، نئے رشتے قائم ہوتے ہیں۔ پس ان حالات میں بھی اس طرف توجہ دلائی گئی کہ اپنے اعمال پہ نظر رکھو۔ ہماری زندگیوں میں بہت سے مسائل اس لئے ہوتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال دیکھنے کی بجائے دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: شادی شدہ جوڑوں میں اگر پہلے چند سال اچھے گزر بھی جائیں تو بعد میں بعض ایسی باتیں غلط فہمیاں پیدا کرنی شروع کر دیتی ہیں۔ مرد کہتا ہے کہ میں فلاں کام میں ٹھیک ہوں میری مانو۔ عورت کہتی ہے نہیں، تم فلاں کام میں غلط ہو اور اپنی اصلاح کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم نے اچھی زندگی گزارنی ہے، تم نے میرے سے تعلق قائم کرنا ہے، تعلق کو جاری رکھنا ہے، میرے فضلوں کا وارث بننا ہے تو اپنے اعمال پر نظر رکھو نہ کہ دوسرے کے اور جب اپنے اعمال پہ انسان نظر رکھتا ہے تو پھر دوسرے کی برائیاں نظر نہیں آتیں، اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ پس اس بات کو ہم میں سے ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر بجائے اس کے کہ دوسرے کی خامیوں، کمزوریوں اور کمیوں کی طرف توجہ دلائی جائے اور اس کو اصلاح کے لئے کہا جائے۔ اگر اپنی نظر میں اپنے اندر کوئی برائیاں نہیں بھی ہیں تب بھی ان برائیوں کو اپنے سر لے لیں تا کہ اللہ تعالیٰ نے بیشمار نصائح کے ساتھ ایک مسلمان کی زندگی کی جو بنیاد شروع فرمائی ہے نکاح، شادی کے موقعہ پر اس کو احسن رنگ میں جاری رکھ سکیں۔ جب ہر ایک بجائے دوسرے کو الزام دینے کے اپنے اوپر الزام لیتا جائے تو معاشرے کی اصلاح ہوتی چلی جاتی ہے۔ جھگڑے اور فساد ختم ہوتے ہیں۔ آپس میں رنجشیں جو ہیں دور ہو جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ بہت سے معاملات آتے ہیں، بعض تو ابتداء میں ہی اور بعض کچھ سالوں کے بعد (آتے ہیں) جب میاں بیوی کے تعلقات صرف اس لئے خراب ہو رہے ہوتے ہیں کہ میں نے فلاں برائی نہیں کی اور میری بیوی نے مجھے الزام لگا دیا یا بیوی کہتی ہے کہ میں نے فلاں کام نہیں کیا اور خاوند نے الزام لگا دیا۔ برائیوں سے کوئی پاک نہیں ہے، یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اس لئے دعا سکھائی گئی ہے کہ اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ ہر بشر میں برائیاں ہیں، کمزوریاں ہیں، خامیاں ہیں، چھوٹی ہیں یا بڑی ہیں۔ اس لئے اگر برائیوں سے انسان پاک ہو، اگر اپنے اوپر ہی انسان نظر رکھے، اپنے گریبان میں جھانکتا رہے تو کبھی مسائل پیدا نہ ہوں۔ پس اس شادی کے موقعہ پہ بھی، نکاح کے موقعہ پہ بھی اللہ تعالیٰ جب ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے تو اس لئے کہ اگر اچھی زندگی گزارنی ہے، اپنی آئندہ نسلوں کی بھی صحیح نہج پہ تربیت کرنی ہیں تو پھر ہمیشہ یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ اور استغفار کرتے رہو، اپنی برائیوں پر نظر رکھو، اپنے گناہوں کی معافی مانگو، اپنی اصلاح کرو، اپنے آپ کو نمونہ بناؤ تو آئندہ نسلیں بھی اس نمونہ پہ چلنے والی ہوں گی اور اپنی اصلاح کرنے والی ہوں گی۔ ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ زارا احمد بنت مکرم ڈاکٹر مبشر احمد شیخ صاحب شہید کا ہے جو عزیزم عثمان خان ابن مکرم سعید احمد چوہدری صاحب مانچسٹر کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا کہ بچی شہید کی بیٹی ہے اس لئے ان کے ولی ان کے بھائی عمیر احمد صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ مریم ہادی (واقفہ نو) بنت مکرم عبدالہادی صاحب کراچی کا ہے جو عزیزم عمیر احمد ابن مکرم ڈاکٹر مبشر احمد شیخ صاحب شہید کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل رفیق حیات صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تیسرا نکاح عزیزہ قاصدہ مبارک بنت مکرم مبارک احمد صاحب کا ہے جو عزیزم فراز احمد (واقف نو) کے ساتھ جو امتیاز احمد صاحب جرمنی کے بیٹے ہیں، سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب)

جامن۔خوش ذائقہ پھل

جامن کا استعمال ذیابیطس کے مریضوں کی شوگر کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس کے علاوہ معدہ وجگر اور تلی کی خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ جامن کی گٹھلیوں کا سفوف خونی دست روکتا ہے اور بدخوابی کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ اس کی چھال کو جوش دے کر پیا جائے تو اسہال رک جاتے ہیں۔ جامن خون کے زہریلے مادوں کو صاف کرتا ہے اور بہت سی جلدی بیماریوں جیسے پھوڑے پھنسیوں کو نکلنے سے روکتا ہے۔

اکثر لوگوں کو منہ اور زبان پر چھالوں کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں جامن کی چھال سے تیار کردہ جوشاندہ نہایت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ مسوڑھوں کی کمزوری اور پائیوریا کی تکلیف میں چھال کو منجن بنا کر استعمال کیا جاتا ہے یہ ہلتے اور کمزور دانتوں کو مضبوط بناتا ہے۔

(پاکستان 3 جولائی 2016ء)

نیا عزم اور نیا ارادہ

زندہ قوموں کے افراد نئے عزم اور نئے ارادہ سے ترقی کے میدان میں آگے بڑھا کرتے ہیں اور ان کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ آپ کا اپنے مرکزی جماعتی آرگن الفضل کی توسیع اشاعت میں نئے عزم اور نئے ارادہ سے کوشاں ہونا بھی آپ کا ترقی کی طرف قدم ہوگا۔ اس طرف توجہ دیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر
الحمید ہومیوکلینک اینڈ سٹور ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

اٹھوال فیبرکس
بوتیک ھی بوتیک لان کی تمام ورائٹی پر زبردست
سیل۔سیل۔سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 8/4 دارالرحمت غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ
تین بیڈ رومز، ڈرائنگ روم، ڈائننگ ہال، کچن،
ٹی وی لاؤنج، 4 واش روم
بالمقابل سوئمنگ پول نزد طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ سنٹر
خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔
رابطہ نمبر: 0331-7780338

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 22 جولائی

طلوع فجر	3:41
طلوع آفتاب	5:14
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:15
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	38 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

22 جولائی 2016ء

6:00 am	حضور انور کے اعزاز میں ناگویا جاپان میں استقبالیہ تقریب 9 نومبر 2013ء
8:40 am	ترجمۃ القرآن کلاس
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مشرق بعید 18 دسمبر 2013ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ 22 جولائی 2016ء

وردہ فیبرکس
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے
کُرتے ہی کُرتے
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

رانا سویٹ شاپ
رحمت بازار منڈی ریلوے روڈ ربوہ
عمدہ اور لذیز مٹھائیاں شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کیلئے مال آرڈر پر تیار کیا جاتا ہے۔
پروپرائیٹر: رانا اعجاز احمد: 0336-7625950

فلیٹ برائے مستقل کرایہ
تین بیڈ رومز، ڈرائنگ ڈائننگ پر مشتمل فلیٹ نزد بیت الکرامہ تھرڈ فلور پر کرایہ کیلئے میسر ہے۔
برائے رابطہ: ناصر خلیل دارالصدر جنوبی ربوہ
موبائل: 0300-7705302
0348-0674356

FR-10